السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی نے اپنی بیوی کو رخصتی سے پہلے ہی طلاق دے دی اور پھر وہ شہر کے نکاح رجسٹرار کے پاس گیا، تو اس نے گواہوں یا ولی کے بغیر ہی عورت کو اس آدمی کے ساتھ روانہ کر دیا اور پھر وہ اس عورت کے ساتھ رہنے لگا، حتیٰ کہ ایک لڑکا بھی ہو گیا۔ بعد میں اس نے اسے دو صریح طلاقیں دی ہیں، اس مسئلہ کا جواب درکار ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

نکاح رجسٹرار نے جو اس عورت کو اس آدمی کے حوالے کیا ہے، بالکل غلط ہے۔ کیونکہ اگر شوہر اپنی بیوی کو رخصتی اور دخول سے پہلے طلاق دیتا ہے تو وہ ایک ہی طلاق بائنہ ہو جاتی ہے۔ مگر یہ علیحدگی بینونہ صغریٰ کہلاتی ہے اور عورت اس ایک ہی طلاق سے اجنبی بن جاتی ہے۔ پھر اگر ان فریقین کی موافقت اور رضامندی ہو تو ولی اور دو گواہوں کی موجودگی میں نیا نکاح ہو سکتا ہے۔ حدیث میں ہے (لانکاح الا بولی وشاہدی عدل) "ولی اور دو عال گواہوں کے بغیر کوئی نکاح نہیں۔" (صحیح ابن حبان: 9/386، حدیث: 4075 وسنن الدارقطنی: 3/221، حدیث: 11 والسنن الکبری للبیھقی: 7/124، حدیث: 13494۔)

چونکہ اس عورت کے ساتھ ایک شبہ اور غلطی کے تحت مباشرت ہوئی ہے اور جو بچہ اس نے جنم دیا ہے ایک باطل نکاح سے تولد ہوا ہے،، بچہ اسی آدمی کی طرف منسوب ہو گا اور اس کا وارث بھی ہو گا۔ اور دو طلاقیں جو اس آدمی نے بعد میں دی ہیں، ان کا کوئی محل نہیں ہے، اس لیے باطل ہیں۔ اس عورت کو اس سے دور ہو جانا چاہئے کیونکہ یہ اس کے لیے اجنبی اور غیر ہے تا آنکہ ان کے درمیان شرعی اصولوں سے نکاح ہو۔ اور نکاح کے ارکان معروف ہیں یعنی عورت کا ولی، شوہر کا قبول، حق مہر اور اس عقد کے گواہان۔ (محمد بن عبد المقصود)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 542

محدث فتویٰ